دھوپ

فہمیدہ ریاض

آشا ڈور اٹوٹ

جلاتی دیپک رین نراس
لئے جب نگر بھروسوں کا
کامنائیں ہو جائیں اداس
کسی کی ایک دھڑکتی جان
کوئی نربل سا اک انسان
جو ٹکرا دے نینوں سے نین
ہمیں پھر آ جاتا وشواس
آشا ڈور اٹوٹ

◆◆◆

رات تلملاتی ہے

رات تلملاتی ہے
بے بسی کے پنجے میں
ہانپتی، غصیلی رات
پنکھ پھڑ پھڑاتی ہے

میری کوکھ میں ہر آن
پل رہا ہے سناٹا
اور میری تنہائی
چوستی ہے سینے سے
گرم دودھ کا دھارا
عمر بھر کی کڑواہٹ
پوچھنے لگی اک بار
زہر یہ بھی پینا ہے
ساری رات جینا ہے

پر یہ کیسا دھیان آیا
شانت ہو گئی کایا
بھولے بسرے سنگی کا

کوئی بول نرمی کا
پیار ہی تو جیون ہے

کیا خیال آیا ہے
کیسی یاد لایا ہے
درد ڈھل گیا جیسے
دل سنبھل گیا جیسے
جیسے میرے ماتھے پر
مہربان ہونٹوں سے
کوئی پیار کرتا ہے
جیسے نرم ہاتھوں نے
خشک کر دیے آنسو
پتیوں کی جھالر سے
ٹوٹنے لگے جگنو
سو رہا ہے سب سنسار
جاگتی ہے بس مٹی
اس سے تو انکھوؤں کے
بیج پھوٹتے ہوں گے
اب جو آئی پروائی
رات کی مہک لائی
پاس ہی کہیں شاید

جھاڑ ہے چنبیلی کا
ایسی نیند آئی ہے
یوں گمان ہوتا ہے
جس طرح مرا پریمی
میرے پاس سوتا ہے

جاناں

جاناں! دل عشق سے سلگتا ہے
دیکھو یہ روشنی کا فوارہ
کیا موت کے بعد بس اندھیرا ہے
میرے دل کو یقین نہیں آتا

لہراتا ہے عجیب اک شعلہ
ہنستے بچوں کی ناچتی آنکھوں میں
دوشیزاؤں کے گرم رخساروں میں
سرکش لڑکوں کے گونجتے نعروں میں
لہراتا ہے عجیب اک شعلہ

جاناں تیری تنگ تر ہم آغوشی میں
اور میرے گرم بوسہ لب میں
چاہت میں بدن کے تند ٹکراؤ سے
جو شعلہ عشق کا بھڑکتا ہے
ساحل پر سیپوں کے متوالے
لڑکوں کے رخوں پہ جو دمکتا ہے
جو ہاتھ سنوارتے ہیں اس دنیا کو

اس ہاتھ کی نبض میں دھڑکتا ہے
وہ شعلہ کس قدر فروزاں ہے

تاریکیِ مرگ، جیسے سوکھا جنگل
اس شعلے کی لپٹ سی لو دینے لگا
ہر نخلِ خشک، روشنی کا مینار
میرے چاروں طرف چراغاں ہے
میں بھیگ گئی ہوں اس اجالے میں
سر پر سورج ہے سامنے تم ہو
سایہ بھی تو درمیاں نہیں باقی
تاریکی کا نشاں نہیں باقی

◆◆◆

جھلمل اوڑھنیوں کی، جگمگ گہنوں کی متوالی
چنچلتا کی مورت، میٹھے بان چلانے والی
آیا کہاں سے اتنا مان، آیا کہاں سے اتنا مان

بندیا، لالی، کاجل، مہندی، بول تو کہاں گنوایا
دھول کروں میں سنگھار، تری گڑیوں نے راس رچایا
تو نے میری جلائی جان، آیا کہاں سے اتنا مان

کیوں رے ہٹیلی سنے نہ میری، میں بھی نہ تجھ سے بولوں
نا تجھے دودھ کٹوری میں دوں، نا میں کوڑیا کھولوں
اب تو میں نے بھی لی ٹھان، آیا کہاں سے اتنا مان

لو وہ بسوری، ٹپکے آنسو سمجھوں چالیں تیری
اری میں کب کی ہاری تجھ سے، روٹھ نہ مجھ سے میری
سوتن، بیرن، جان، میری سوتن بیرن جان

ایک لڑکی سے

سنگدل رواجوں کی

یہ عمارت کہنہ

اپنے آپ پر نادم

اپنے بوجھ سے لرزاں

جس کا ذرہ ذرہ ہے

خود شکستگی ساماں

سب خمیدہ دیواریں

سب جھکی ہوئی کڑیاں

سنگدل رواجوں کے

خستہ حال زنداں میں

اک صدائے مستانہ

ایک رقص رندانہ

یہ عمارت کہنہ ٹوٹ بھی تو سکتی ہے

یہ اسیر شہزادی چھوٹ بھی تو سکتی ہے

یہ اسیر شہزادی

جبر و خوف کی دختر

واہموں کی پروردہ

مصلحت سے ہم بستر
ضعف و یاس کی مادر
جب نجات پائے گی
سانس لے گی درانہ
محو رقص رندانہ
اپنی ذات پائے گی

تو ہے وہ زن زندہ
جس کا جسم شعلہ ہے
جس کی روح آہن ہے
جس کا نطق گویا ہے
بازوؤں میں قوت ہے
انگلیوں میں صناعی
ولولوں میں بیباکی
لذتوں کی شیدائی
عشق آشنا عورت
وصل آشنا عورت
مادر خداوندی
آدمی کی محبوبہ

◆◆◆

گرہستن

سنگیت کے دائرے بناتی ہوئی چال
آنگن سے رسوائی کی طرف جاتی ہوئی
اک ہاتھ دھرے کمرے کی گولائی میں
چٹکی میں سارا کام نبٹاتی ہوئی

ہنستا بالک ہری بھری گود میں
سکھ چین سہاگ کا سبھاؤ میں رچا
ہونٹوں پہ چمکتے ہیں رسیلے بوسے
سب تن سے چھلکتی ہوئی جیون مدرا

گھر کے بیوہار میں سویرے سے لگی
چہرے پہ تھکاوٹ کا کہیں نام نہیں
گدرائے بدن میں ہے جوانی کا تناؤ
پربت بھی کاٹ دے تو کچھ کام نہیں

دوجے کو تاکتی ہے چنچلتا سے
لمبی چوٹی کمر پہ بل کھاتی ہے
ہنستی جاتی ہے چلبلاہٹ سے بھری

ساجن کو جھلک دکھا کے اکساتی ہے

دیکھو تو سہاگنی کے مکھڑے کی دمک
اپنے پریتم کی آنکھ کا تارا ہے
جیون کھیتی کو سینچتی جائے گی
امرت کی ندی کا رس بھرا دھارا ہے

◆◆◆

ایک کتاب

یہ کیسا جگمگ سونا ہے
ان حرفوں میں
ان لفظوں میں
یہ کچا سونا' جس کی ڈلک سے میرے نین دمک اٹھے

میرے تاریک لہو میں کیسا نڈر اجالا در آیا
اور سارے تن میں پھیل گیا
یہ کیسی سچی سانسوں کی گرمی سے کتاب پگھلتی ہے
یہ کس دل کی دھڑکن' دھک دھک
میرے دل سے ٹکراتی ہے
میں کان لگا کر سنتی ہوں دروازے پر کیسی دستک
اس گھر میں تو اندھیارا تھا
پھر کون جھروکہ کھلتا ہے
یہ کہاں سے آئی چندر کرن
جس سے روشن سارا آنگن
میرا دل ایسے چونکا ہے
حیرت سے آنکھیں بھر آئیں
یہ آنسو پیار کا آنسو ہے

یہ آنسو اجلا آنسو ہے
اس آنسو میں تو ہنستا ہے
وہ کچا سونا، جس کے ڈلک سے میرے نین دمک اٹھے

دھوپ

رین تو ٹھنڈی تھی
پر جب دوار کھڑی ہے بھور
بڑھا ہے جاڑا
پڑتا توڑ کا

چپ گاڑھا اندھیارا کہاں پتہ دیتا ہے
اس پالے میں
اس جاڑے میں
توڑ کا سارا زور لگاتی سسک رہی ہے رین
کوئی پل دو پل میں
پو لگے گی پھٹنے
نکل آئے گی گرم دھوپ
رے ٹھنڈے اندھیارے
تو اور مری یہ سوچیں اس پل کی

کتنا سناٹا ہے
بس اک ننھے پل میں
جیون مجھ کو اپنا پیلا، ستا ہوا، تھپڑایا منہ دکھلاتا ہے

پھر چھپ جاتا ہے
اور میں رو دیتی ہوں
گھر میں، گھر سے باہر پل پل ہائے یہ کس کا ساتھ!
گھٹ گھٹ کے رہ جائیں، کہہ نہیں پائیں دل کی بات
یہی تو دوزخ ہے
تنہائی کی دوزخ-------

کل کے اخباروں کا باسی جھوٹ فضا میں تیر رہا ہے
جس سے پھوٹ رہا ہے نئے اخبار کے جھوٹ کا مبہم دھڑکا
ان میں گندھا ہوا دن میرا دوار کھڑا ہے
بے مطلب محنت کا
تنہائی کا
گہری پیاس کا

پر میں اتنا جان چکی ہوں
من میں مان چکی ہوں
بھیڑ بھیڑ میں بکھرے مجھ جیسے بہتیرے
اک دن ایسا بھی آئے گا
جب انہونی ہو جائے گی
ہم سب کی پہچان پھریرا بن کر اک دن لہرائے گی
اس زہریلی دھوئیں سے بھری ہوا میں ایک دن

چپ گاڑھا اندھیارا کہاں پتہ دیتا ہے
سسک رہی ہے رین
کوئی پل دو پل میں پو لگے گی پھٹنے
نکل آئے گی گرم دھوپ

پتھر کی زباں (۲)

پتھروں پر دمکتا اکیلا لہو
جھلملاتا لہو، بہہ رہا ہے
میرے بیٹے، یہاں دیدہ ور کون ہے
جو نظارہ کرے
دامن کوہ میں
کیسے چمکے ہیں یاقوت و مرجاں
ہم وطن تو کوئی سننے والا نہیں
پتھروں نے سنیں
کرب کی سسکیاں
آخری ہچکیاں

جسم پر پیرہن پارہ پارہ
گولیوں سے بدن پارہ پارہ
بے سہارا لہو بہہ رہا ہے
خون بیدار ہے جلد سوتا نہیں
سینہ سنگ میں جذب ہوتا نہیں
تازہ تازہ لہو بہہ رہا ہے

یہ لہو ختم ہوگا تو تھم جائے گا
آخرش سنگ ریزوں پہ جم جائے گا

ڈوبتا ہے پہاڑوں میں سورج
سنسنانے لگا ہے کہستاں
اور کچھ دیر میں رات آجائے گی
رات چھا جائے گی
دوسری صبح ہے صبحِ محشر۔۔۔۔۔۔۔

صبحِ محشر، کہ جب
قہرمانی کا اک پیکرِ آتشیں بن کے سورج زمیں سے نکل آئے گا
جو بھی ہے اس زمیں پر وہ جل جائے گا
جو لہو تھم گیا
سنگ پر جم گیا
اس لہو کی سیاہی رہے گی

یہ سیاہی رہے گی ابد تک
بے حسوں کی جبینوں کی کالک
اس سیاہی کو پھر کون دھو پائے گا
کوئی پیغامِ تجدیدِ الفت؟
کوئی سیلابِ اشکِ ندامت؟

حوصلہ کس میں تھا

کس میں ہے حوصلہ

وقت لکھتا ہے تاریخ کا فیصلہ

دامن کوہ میں

ہم نہ جانیں اگر

ہم نہ مانیں مگر

یہ ہمارا لہو بہہ رہا ہے

۲۳ مارچ ۱۹۷۴ء

چار سو ہے بڑی وحشت کا سماں
کسی آسیب کا سایہ ہے یہاں

کوئی آواز سی ہے فاتحہ خواں
شہر کا شہر بنا گورستاں
ایک مخلوق جو بستی ہے یہاں
جس پہ انساں کا گزرتا ہے گماں

خود تو ساکت ہے مثال تصویر
جنبش غیر سے ہے رقص کناں
کوئی چہرہ نہیں جز زیر نقاب
نہ کوئی جسم ہے جز بے دل و جاں

علماء دشمن فہم و تحقیق
کودنی شیوۂ دانش منداں
سبز خط و دیں کے اسیر
پارسا خوش تن و نوخیز جواں

شاعر قوم پہ بن آئی ہے
کذب کیسے ہو تصوف میں نہاں
لب ہیں مصروف قصیدہ گوئی
اور آنکھوں میں ہے ذلت عریاں

یہ زن نغمہ گر و عشق شعار
یاس و حسرت سے ہوئی ہے حیراں
کس سے اب آرزوئے وصل کرے
اس خرابے میں کوئی مرد کہاں

◆◆◆

پتلا' نوکدار چاند

پتلا' نوکدار چاند بدلی سے نکلا
تم کیوں ڈرتے ہو
ہم سے وحشت کرتے ہو!

ابھی تو تم نے میرے لہو کا گونجدار' بے انت گیت نہیں سنا
ابھی تو میں نے تمہارے تن میں چکراتا' بے انت بھنور کا رقص نہیں محسوس کیا
ابھی بدن کی نگر تلک ہے پیار
نہیں چھلکا پیتم
آؤ' آؤ
ممکن ہے کیا کیا
ایسا ہو سکتا تھا!
ابھی تو برفیلی' گیلی سفاک ہوا کے کوڑے نہیں پڑے تن پر
ابھی نہیں ٹوٹ کر برسی کوندے لپکاتی اُمڈی گھنگھور گھٹا
نہیں لگے جھالے اٹوٹ
ابھی نہیں گزرے چودہ دن' چودہ راتیں
میرے پیار کا پورن ماشی چاند جھلملاتا کب نکلا
ابھی تو بس یہ ہے۔۔۔۔۔۔۔
بدلی کی اوٹ میں چلا
پتلا' نوکدار چاند۔۔۔۔۔۔۔

◆◆◆

اکیلا کمرہ

ہاں ابھی اکیلا پن ہے
تنہائی کی الجھن ہے

جب چپ چپ کریں تماشا
اور چپ چپ سنیں کہانی
پھر فوج کے بوٹ تلے ہے
پورب کی گھائل دھرتی
اور دیس کے سب چوروں کو
ان پٹے ہوئے مہروں کو
پھر جشن مناتے دیکھیں
شہنائی بجاتے دیکھیں
کچھ جی سا متلاتا ہے
اور یہی خیال آتا ہے
کمرے میں بڑی گھٹن ہے
اک دبی دبی الجھن ہے
پر اس کمرے سے باہر
گھن گھن بادل گرجا ہے
کیا ٹوٹ کے مینہ برسا ہے

دھندلائی ہوئی ہیں سڑکیں
جیسے کچھ سوچ رہی ہیں
جگ بیتے سے نے ڈھالی
چاندی کی نئی کٹھالی
جموں کے کرم پچھلے ہیں
اب دھرم کا روپ نیا ہے
سارا بہروپ نیا ہے
مسجد مسجد یہ نمازی
سجدوں میں پڑے یہ غازی
گردن تو اٹھا کر دیکھیں
نظریں تو بچا کر دیکھیں
جس سمت جھکے ہیں ماتھے
اس سمت کہاں ہے کعبہ
اس اور نہیں کوئی قبلہ
منبر پہ نہیں ہے ملا
یہ تو ایک ٹینک کھڑا ہے

اور ٹینک کے پیچھے دھن ہے
اس دیس میں بڑی گھٹن ہے

◆◆◆

اک پل ٹھکا میرے دوار

اک پل ٹھکا میرے دوار
بس ایسا ہے جیون
جیسے گھر بھر میں پھیلی چپ
جیسے دھول جمی شیشوں پر
جیسے راکھ کے اڑتے ذرے
جیسے گیت کے بکھرے پتے
جیسے گلے میں چبھتے آنسو
جیسے اپنے دل کی دھڑکن
جیسے پوس کی دھوپ اکیلی
جیسے سونا سونا آنگن
جیسے تن میں چھپا سناٹا
جیسے پیاسا ماس برہن کا
جیسے جاتے دن کی اداسی
جیسے آتی رین کا دھڑکا
جیسے نیر سے نین نہائے
جیسے اندر دھنش دھندلائے
جیسے آس کمل ٹھہرائے
ایسی گھڑی ہوں سیس جھکائے

چھاتی سے بانہیں لپٹائے

دل میں بھینچے دل کا پیار

اک پل ٹھٹکا میرے دوار

بس ایسا ہے جیون

کارل مارکس

نہ وہ کوئی اوتار پیمبرٗ نا جگ کا رکھوالا
اپنے جیسا اک انساں تھا گھبری داڑھی والا

وہ بھی زندہ تھا دھرتی پر ہوئی یہ بات پرانی
مر کھپ گیا' برس بیتے ہیں وہ بڈھا نصرانی

ہونی کا چکر باقی ہے' انشٹ جنم کے ٹکڑے
اسی گھیر میں ناچ رہے ہیں بدل بدل کر مکھڑے

اپنے اپنے کام ہیں سب کو اپنا اپنا جیون
اپنی اپنی سمجھ سے جگ میں سوچ رہے ہیں نردھن

دیکھتی آنکھیں دیکھ رہی ہیں' کیا ہے ہونے والا
پورب سے لے کر پچھم تک دھڑک رہی ہے جوالا

پگڈنڈی کے کسی موڑ پر وہ بھی کھڑا ہوا ہے
سے نے کتنی دھول اڑائی شاید دیکھ رہا ہے
دیکھا تھا سو بار یہ فوٹو' اس پل ٹھٹک گئی ہوں

ہونٹ کاٹ کر کانپ اٹھی ہو، پل بھر جب سوچا ہے
تو کیسا انسان جما تھا، کیا کچھ چھوڑ گیا ہے

کالی دھرتی پھاڑ کے سورج جہاں جہاں نکلا ہے
آدمیوں نے تڑپ تڑپ کر تیرا نام لیا ہے
یوں تو سے رکے نہیں روکے، پر ایسا بھی ہوا ہے
اڑتی صدی نے پل بھر تھم کر مڑ کے تجھے دیکھا ہے
اک انسانی نسل نے تجھ کو رہ رہ کر سوچا ہے
ایک نسل نے ہاتھ اٹھا کر تجھے سلام کیا ہے

◆◆◆

دیوار

جب جب دیوار گرے گی
بارود کی بو پھیلے گی

دیوار کہ جس پہ لکھی ہے
اپنے جیون کی کہانی
روندے ہوئے اپنے بچپن
اپنی ویران جوانی
پل پل نیلام ہمارے
گرتے ہوئے دام ہمارے
کجلائے بدن کی جوتی
رلتے ہوئے من کے موتی
جیون کی کمائی ذلت
آنسوؤں میں بھیگی روٹی
سب زخم جو دل پر کھائے
جو دکھ رو رو کے اٹھائے
پل پل کا حساب لکھا ہے
دیوار پہ سب لکھا ہے

جب جوان لہو میں نہائے
جیلوں کے اندھیرے سائے
بارود کی بو پھیلے گی
کوئی دیوار گرے گی

بارود میں سلگ رہی ہے
کس کی مغرور جوانی
ہنستا ہوا بھولا بچپن
لکھے گا نئی کہانی

بہاؤ

جھر جھر برکھا برس رہی ہے، سنن سنن بہتی ہے ہوا
آڑی ترچھی پڑیں پھواریں بھگو گئیں آنچل سارا
بھیگی ماٹی سے سوندھی مہکار کا جھرنا ابل رہا
مدھ ملن جل اور ماٹی کا چار اور سنسنا رہا ہے
ٹھنڈی ہوا کے چھو جانے سے
جاگ رہا ہے شریر
زندگی کا میٹھا رس مانگ رہا ہے

سونی سیج، اندھیرا آنگن، آس کا دیپک بجھا ہوا ہے
بیٹھی ہوئی نچوڑوں پلو، تکوں برستی ہوئی گھٹا
چھو کر دور چلی پروا، اگن سے جیسے دھواں اٹھا
تن میں تڑپی پریم کامنا، بادل میں کوندا لپکا
پیاس بجھا پائے گی کہاں یہ آنسو کی بے بس برکھا
بھیگے نینوں میں پھر اترا اک بھولا بسرا سپنا

کوئی تو آئے رین اندھیاری
مہک سے بوجھل، کاری کاری
مرے سنگ ہو میت مرا

پھر برسے گھنگھور گھٹا!

گرج گرج جی بھر کر برسے
بجلی چمک چمک کر برسے
میں سمٹوں اس کی چھاتی میں
جیسے بجلی گھٹا میں سمٹے
جس کی کایا میں مٹ جانا جنم کا سب سے میٹھا سکھ ہے
سکھ میں کام کا سارا رس ہے
رس کی بوند بوند میں امرت
تالوسے پاتال سب کچھ جل تھل کر دیتا ہے
سب شیتل کر دیتا ہے
جنم سپھل کر دیتا ہے

بیٹھی ہوئی نچوڑوں پلو' تکوں برستی ہوئی گھٹا
آنسو پونچھ کے سوچ رہی ہوں
یہی تو سچ ہے جیون کا
لوک لاج' رسوائی کا کھٹکا' ڈر سوکھے منہ والوں کا
مرے شریر کی پریم کامنا
جنم کنول کیچڑ میں کھلا

مرے جاگتے بدن' نہیں' میں تجھے نہیں ٹھکراتی ہوں

تجھے نہیں دیتی ہوں دھوکا' آنکھیں نہیں چراتی ہوں
تو ہی مری آتما کا سچ' تجھ کو گلے لگاتی ہوں
تری کامنائیں پوتر ہیں' میں سوگند اٹھاتی ہوں

منڈی میں ترا سکھ نہیں ملتا' کب یہ بات بھلاتی ہوں
جیون لمبی برہ رین ہے اور میں سوچتی جاتی ہوں

مہاجر

کرودھ کپٹ سے بھرے بول
بول ہمارے بڑوں کے
اونچے اونچے کڑے بول
دھرتی کی ننگی چھاتی پر
ناچ رہے ہیں بڑے بول

رستے گھاؤ ہرے رہیں گے جی کاٹی جڑوں کے
ہم کو گونگا کر گئے دیکھو بول ہمارے بڑوں کے

بول ہمارے بڑوں کے ماس کے کل بل کیڑے
ترے ماس کو کھاتے جائیں، پلتے جائیں
دور سندھ کے جنگل بولیں سائیں سائیں
گرم، اندھیرے جنگل بولیں سائیں سائیں
سندھڑی کے سنولائے بدن سے کب سے پھوٹ رہا ہے پسینہ
اس گاڑھی، کھاری بو کی پہچان اگر تجھ کو مل جائے
کیوں پھر کھوٹی بات ترے ہونٹوں پر آئے
کیوں پھر لال رتوں میں تو پیلا پڑ جائے
کیوں پھر مکٹ پہ سج کر پھول ترا کملائے

کیوں پھر تری اٹھان تری کایا سے لجائے
کیوں پھر تیرا انسانی مکھڑا مرجھائے

لوری

اری تیرا چاند مکھڑا
مری جان کا یہ ٹکڑا
دیکھتی ہی جاؤں ری
نین میں بساؤں ری
تجھ کو اپنی بانہوں کا جھولنا جھلاؤں ری
کلیجے لگاؤں ری

سن ری میری نین تارا
تری ماں کا جیون سارا
آنسوؤں کی بہتی دھارا
گزرتا چلا گیا
اسی نتھرے جل کا ہے یہ کٹورا بھرا ہوا
پھول ہاتھ' کنول پاؤں اسی سے دھلاؤں ری
نین سے لگاؤں ری

دکھی جیون روتے روتے' تجھے دیکھ آنسو رو کے
کھل کھلا کر ہنس پڑے
مری سبھی ماتا کو تجھ پہ مان ہیں بڑے

لگے کل کی بات مجھ کو
یاد ہے وہ رات مجھ کو
تو نے جب جنم لیا

رات تھی وہ بڑی کالی
پیڑا تڑپانے والی
پر تری ہنکار سن کر دیا سا تھا جل گیا

پیارے پیارے انگ تیرے
تازہ تازہ ہرے بھرے
چومنے نہ پاؤں ری
کانپ کانپ جاؤں ری

جانتی ہوں مرے دوار کھڑا ایک بھیڑیا
کھا رہا ہے میری جوانی' مرا خون پی رہا
بھیڑیا جو دھن نے پالا
جگ پہ راج کرنے والا
ہم کو جگ جگ کا شراپ

جس کی کارن اس نگر میں

سوچنا اک دوش ٹھہرا

پیار کرنا۔۔۔۔۔۔۔مہا پاپ

آدمی کی آتما کا خون اس کے منہ لگا ہے

تری باٹ تک رہا ہے

رین سو نہ پاؤں ری

جاگتی ہی جاؤں ری

سن ری میری کوکھ جائی

یہ نگر اپنائے کا ہے

گن تجھے سکھاؤں کیا

آتی جاتی ناریوں نے

بوٹے کاڑھے جالی جالی

پروسی تھی تھالی تھالی

کھا گیا جو بھیڑیا

آج ہر رسوئی خالی

تجھے میں دکھاؤں کیا

گن تجھے سکھاؤں کیا

تجھے جب میں گود میں لوں

سمے کی پکار سنوں

بڑی ہاہا کار سنوں

رن کی للکار سنوں

یہی بار بار سنوں

ترا گن ہے ویرتا

سن میری ننھی سی جان

یہ زمین یہ آسمان

سکھ کی ساری آن بان

منڈیوں میں بھرا دھان

جب تلک ہمارا نہیں

چین سے گزارا نہیں

کسی کا سہارا نہیں

کوئی اور چارہ نہیں

بھیڑیئے سے نہیں ڈرنا

مری جان' جم کے لڑنا

کبھی مت ہونا نراس

ویرتا سکھاؤں تجھ کو

شیرنی بناؤں تجھ کو

ڈر نہ پھٹکے آس پاس

سن مری ننھی نویلی
نہیں ہو گی تو اکیلی
سنگ ہوں گے بانہہ بیلی

ترے سنگ ترے میت
ترے ساتھ ساتھ ہوں گے
ہاتھ میں کئی ہاتھ ہوں گے
یہی میری ایک آس!

نین ترے انجان

نین ترے انجان
کتنے نین ترے انجان

ہنس ہنس جن میں جھانکا میں نے
نین ترے انجان

جن سے نین ٹکرا کر مکھ پر پھوٹ پڑی مسکان
کتنے نین ترے انجان

کہیں نہ ایسا ہو
ان کارے نینوں میں اک دن جھلک اٹھے پہچان!
من کی تہہ میں پڑے دمکتے جو ہیرے ہر آن
پھر سے نیر میں ڈھل جائیں گے آئے گا طوفان
میں شاید اشنا روؤں گی
دھرتی جل تھل ہو جائے گی
گریبان بھیگے گا تیرا
مت ہونا حیران
دیکھو مت ہونا حیران

◆◆◆

یہ جو ہیں دو نین تمہارے

یہ جو ہیں دو نین تمہارے
اتنے پیارے
شیتل جھیل سمان
کبھی تو دل میں کوئی الاؤ بھڑکتا ہوگا
لپٹوں کو ٹھنڈک میں بدل کر
رہتے ہیں یہ نین شانت مدرا کے پیالے
ان نینوں میں
کبھی کبھی
کوندے کی طرح لپک اٹھتی ہے
دو دھاری تلوار
چناؤ کا آنے والا پل
وش میں بجھی کٹار
کسی دن پرکھو گے
تمہارے دل میں کتنا پیار

◆◆◆

قرۃ العین

اری تجھے شراب لگا
لیکن ترا جنم برھ
برھ نہیں روگ، جان
برھ نہیں روگ

پرکھوں کا پاپ تھا
جگ جگ کا قرض چکا
چاندی میں تل نہ سکی
تو نہ بنی بندنی
کھیتی تری دیہہ کی
سونی سنسان
دیہہ نہیں دیہہ جان
دیہہ نہیں دیہہ
تری سوچ، ترے بول
سو بھی تری دیہہ
کھیتی تری دیہہ کی
ہری بھری لہک رہی
سندری

سہاگنی

روپ متی

سروس وتی

برہ رین کاٹ رہی مان بھری سیج پر

جل بل کر سلگ رہی اڑاتی چنگاریاں

جگنو سی چمک رہیں

دور دور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

◆◆◆

کافر ہیں......!

اس دھرتی پر کب برسے گی برکھا رت کی نرم پھوار
کن باتوں پر
افسانوں پر
چار طرف ہے ہاہاکار

اس کی ضمانت مانگ رہے ہیں
کوئی نیا پیغام نہ سن لیں
ننگے پاؤں، بھوکے ہاری
گلی گلی بے حیا بھکاری
موٹی گردن والے افسر
توندیں سہلاتے بیوپاری
جیون بھر ذلت اور خواری
اس کے بدلے نان شبینہ
(وہ بھی کسی کسی کو ملے گی)
تم بھی میاں کس دھیان میں بیٹھے
نیر بہاتے ہو بے کار
اس دھرتی پر۔۔۔۔۔۔۔۔!

تیس جنم ساگر میں

چڑھا چندرما
رین کا مسلا میلا پلو بھیگ چلا
زوم زوم چلتی ہیں ہوائیں ساگر ٹھاٹھیں مار رہا
لہروں کی سواگت کو گھاٹ پر مرا جنم دن آج کھڑا

میں وہ روڑھی، چھلی ڈال جس کا رس لو نے چوس لیا
پتہ پتہ تیس جنم دن لہر لہر پر دیے بہا
کالے جل میں ڈوبا میرا جنم آج کچھ پوچھ رہا
او ساگر
او امر پتا!

ترے جوار بھاٹا کی گرج سے گونج رہا سارا آکاش
چلو بھر کر تیرا کڑوا نمکیلا جل میں نے پیا
تو مرے بھیتر بھی باہر بھی، تو ہے یگ یگ پر پھیلا
تری بوند سے پھوٹا جیون، تری کوکھ نے جنم دیا
تری بھنچی مٹی کے بھنور سے، بھر بھر کر ابل رہے ہیں
نیلی نسوں کے جال، لوتھڑے لال ماس کے

سرسر کرتے خون کے دھارے

بانہیں ٹانگیں ہاتھ انگلیاں

پریم' کامنائیں' آشائیں

کلا' چیتنا' جیو آتما!

سرسر کرتے خون کے دھارے آنسو آنسو چھلک رہے ہیں

تیس جنم دن ترے کنارے بانہہ پسارے بلک رہے ہیں

پھیلی پتلی دیکھ رہی ہے لہرلہر جیون بہتا

گھاٹ پہ میں چپ چاپ کھڑی ہوں

سوچ رہی ہوں

وہ سب کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اسی بھنور میں چکراتا تھا

گیتا اور قرآن کا دھوکا

شاستروں کے گیان کا دھوکا

جوگی کے نروان کا دھوکا

اور یہ آخری۔۔۔۔۔۔۔

(بہت جو ہم کو پیارا تھا)

اپنی کوتا کے مان کا دھوکا

دور دور تک دیکھ رہی ہوں جھاگ جھاگ سچ جیون کا

کٹے پھٹے دن' چھلنی راتیں ڈوب ڈوب کر ابھر رہی ہیں

کچی عمر کی پھول آشائیں پتی پتی بکھر رہی ہیں

اک ننھی سی پھٹی اوڑھنی' ننگ بھوک سے گہنائے
تنگ گلی میں بند جھروکے کے جن میں آتما گھٹ جائے
آرزوؤں کے ننھے بالک سانس بھی جو نہیں لے پائے
دور تلک چوڑی کے کھرونچے جن سے لہو رستا جائے
جھک سپید ہوا گن پیار کی منہ کلونچ سے بھر جائے

جیون پھل' رس سے بوجھل' ڈالی پہ جھوتا گل جائے
لہو لال پھولوں کی پرت کو چپکے چپکے گھن کھائے
برس برس سے کونپل پھوٹے' راکھ بنے اور جھڑ جائے
لہر لہر نت نئے مہاجن دھن کے لیے منہ پھیلائے
چبا رہے بچپن کا بھولپن' چاٹیں خون جوانی کا
ساگر تیرا پاگل جھاگ لہو کی ہولی کھیل رہا
سنسناتی رات گھنیری چلاتی ہے لال ہوا
اس خونی ناٹک کے پیچھے بنیا کون چھپا بیٹھا!
او بنیے رے بنیے!
بنیے رے او بنیے تو نے کبھی دیا نہیں پورا تول
بول تو ٹکڑا ٹکڑا کیسا لگا ہمارے ماس کا مول
اب نہیں کچھ بھی باقی آرے' آ' لے ساری دیہہ ٹٹول
انگارہ انگارہ ہاڑ سلگتا ہے' اس ہاڑ کو تول

چنگاری چنگاری چیخ چیخ کر آج رہی یہ بول
جیون ترا ادھار نہیں تھا جس کا کبھی چکے ہی نہ مول

جیون ترا ادھار نہیں تھا!
جیون سارا میرا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔!
اس دھرتی پر ہنسی کا ساگر، سکھ کا کنارا میرا تھا
دور ہی دور بہا ہونٹوں سے جو جل سارا میرا تھا
جس کی بوند کو ترسایا وہ رس کا دھارا میرا تھا
ترے سامنے مرا جنم ادھیکار ہنس رہا لے پہچان
بنیے ترا جال اب ٹوٹا بنیے تو بھی گیا ہے جان

تری تول بھی جھوٹی تھی اور ترے مول بھی جھوٹے ہیں
جوالا بن کر کھولیں گے جو آنسو آنکھ سے ٹوٹے ہیں

◆◆◆

ساون بیت گیا

آیا کاتک
بیتا جیٹھ
روکھا چیت گیا
ساون بیت گیا

ساون بیت گیا
ساجن کب آیا

ہائے وہ پہلی پہلی برکھا
سوندھی کھلے گلاب کی باس
جس کا میٹھا میٹھا موہ
جس میں رچا انگورا ماس
سو بھی مرجھایا
ساون بیت گیا

ساون بیت گیا
ساجن کب آیا

ڈھل گئے نکھرے ہوئے سویرے
تھم گئے دوپہروں کے سانس
بجھ گئی سانجھ کی گھلتی لالی
بے کل رہی رین کی پیاس
رستہ دکھلایا
ساون بیت گیا

ساون بیت گیا
ساجن کب آیا

مجھ سے پوچھے میری پیاس
تو نے کیوں بھوگا بن باس
سوکھے نینوں ہی میں نیر
کاڑھ رہی دھرتی پہ لکیر
من میں آئے کڑوی سوچ
اورے جیون دیکھ کسی نے
کیا تجھ سے پایا--------
اتنا ترسایا
اتنا ترسایا

راج سنگھاسن

انقلاب کے راج سنگھاسن پر براجتے گنوانو------

تم کیا دو گے گیان مجھے!

مجھ کو سیدھی راہ دکھانے والو

اتنا پہچانو

تم کرسی پر بیٹھے ہو

اور میں دھرتی پر کھڑی ہوئی ہوں

اپنے راجیہ مندر کی چوکھٹ سے مجھ کو لوٹاتے ہو؟

میری تھالی میں تو میرے گرم لہو کا دیپ جلا ہے

دل کی کوری مٹی سے جو پھوٹا ہے وہ پھول کھلا ہے

تم کیا دو گے گیان

سنبھالو اپنے شوالے

شاستروں کو رٹ رٹ کر جو تم نے جیون بھر میں نہ سیکھا

وہ اک ناری نے اپنے گھائل تن میں محسوس کیا ہے

◆◆◆

روٹی، کپڑا اور مکان

گیا مری ہمار

رے دیا

گیا مری ہمار۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہریالی

بھولی بھالی

بڑی نمرتا سے دکھ سکھ میں

ہاتھ ہمارے چاٹنے والی

اس کی پیٹھ سوار

رے دیا

جلمی تھانیدار

ریا دیا

گیا مری ہمار

گیا کے تھن لپٹا چیونٹا

پر ماکھن اور دودھ کہاں تھا؟

ہریالی کا سوکھا سپنا

چبا چبا کر، اگل اگل کر

گیا کا تھن سوکھ گیا تھا

کوئی نہ بچھڑا جن پائی وہ

گابھن ہو ہر بار

رے دیا

گیا مری ہمار

لہو کی ایک تال ہے

لہو کی ایک تال ہے
رگوں کے سرخ جال میں
مچل مچل کے دوڑتے لہو کی گرم تال میں
یہ بھید کیا!
یہ بات کیا!
کہ جیسے ساحلوں پہ دور دور کوئی شور ہے
یہ موج بحر کف اڑ رہی ہے کس کے واسطے!

ذرا سی جو یہ جان ہے
جو کونج سی اڑان ہے
یہ کونج پنکھ پھڑ پھڑا رہی ہے کس کے واسطے

◆◆◆

تمہارے دونینوں کا دھیان

تمہارے دونینوں کا دھیان
سویرا بن کر بکھرا
ٹہنیوں سے کرنوں کا جال اتر آیا سبزے پر
رات کی اوس میں بھیگا سبزہ
تلوے سہلاتا
لہراتا
سرسر کرتا

بدلتی رت نرمائی
دبے پاؤں پت جھڑ چلتا ہے گھاس پر
دمک اٹھی ہیں سونا رنگ لکیریں دور دور
اجالے کی چوسر
تن سہلاتی پروا
اور ٹھنڈی اوس۔۔۔۔۔۔۔
تمہارے دونینوں کا دھیان مرے دل میں آتا ہے
اٹل دوری کے سناٹوں میں نرم ہوا چلتی ہے
دبے پاؤں پت جھڑ چلتا ہے گھاس پر
دمک اٹھی ہیں سونا رنگ لکیریں دور دور

◆◆◆

ایک بہت ہی سیدھی بات

ہر ناری کے من میں چھپی ہے ایک پرانی ابھیلاشا
من چاہے منش کے ساتھ پھرے، گھومے
بارش میں گھومے
سردی سے کانپے
گرمی جھیلے
مٹی سے کھیلے
مٹی کو بھی بھید بتائے
ناری کو شرمیلا کہنے والوں کو شرمائے
اور سوچے اپنی کوکھ میں پلنے والے جیو کا نام
پر دیوانی ابھیلاشا کے ہاتھ پڑی زنجیر
جس سے بندھی تقدیر
جس میں الجھے مخمل دو محلے، غالیچے، دربان
بجلی سے چلنے والا اٹرم کھٹرم سامان
مورکھ پرشوں کا ارمان
یہ تو بدن کا ہے اپمان!
غالیچوں کے ساتھ بھلا ناری کب تک سوئے گی
بے شک رات کی تنہائی میں چھپ چھپ کر روئے گی

◆◆◆

بہت ہوا میں اڑی

بہت ہوا میں اڑی، لوٹ دھرتی پر آئی
کیا جانوں کس خوشبو نے یہ سوچ جگائی
جھوٹ ہوا کے سن سن اب تو مسکاتی ہوں
پنا نیا نکور، گیت لکھتی جاتی ہوں
تم کہتے ہو گیت مرے اب بکھر گئے ہیں
میں جانوں اب بول روپ سے نکھر گئے ہیں
پہلے، تنہائی سے آتی تھی ابکائی
باسی جیون جھوٹ کلیجہ کھرچا تا تھا
چبا چبا کر نگلا دن الٹا آتا تھا
اب جو گھور رین میں آنکھیں جھپکاتی ہوں
تنہائی کا ہاتھ تھامتی ہوں
پہلو میں بٹھلاتی ہوں
تبھی چمک اٹھتے ہیں نین میں دیے ہزار!

دیے چندر ما کے ٹکڑوں کے
ان ٹم ٹم کرتے مکھڑوں کے
جہاں تہاں جو دھرتی پر اگتے آتے ہیں
کھڑکی کھڑکی، جھری جھری سی جھانک رہے ہیں

مانگ رہے ہیں دودھ کے پیالے
پر دھرتی پر دودھ کہاں ہے!

ہریالی کا سوکھا سپنا چبا چبا کر
اگل اگل کر
گائے کا تھن سوکھ گیا ہے

اب یہ بالک آگ بگولے
جنگل کاٹ رہے ہیں، پربت کھود رہے ہیں
دھول اڑاتے شہر شہر ہیں آنے والے
جہاں بک رہے اپنے جیون اس منڈی کو ڈھانے والے

اخباروں میں لیکھک ڈرڈر روز یہ لکھتے
ان کے دل کے دل پربت سے اتر رہے ہیں

◆◆◆

ست رنگی دھنک کمان

ست رنگی دھنک کمان تک
وہ سیڑھی لگا کے چڑھتا تھا
پر یکدم سیڑھی ختم ہوئی
اب کچھ نیچے ہے نہ کچھ اوپر

وہ دھنک یہیں لہراتی تھی
وہ ابھی تو اسے بلاتی تھی
ہاتھوں میں آ کر پھسل گئی
نیلے آکاش میں پگھل گئی
اب چپ چپ ہے حیران کھڑا
اور بوڑھی آنکھوں سے تکتا
سانسوں کی ڈوری میں الجھا
سیڑھی کے سرے پر جھول رہا
جیون کی کمائی اک بنگلہ
آنسوؤں کا حاصل ۔۔۔۔۔۔۔ اک موڑ

گیت

دیکھوری موری جھولی میں چمکے لعل
دمکتی ایسے، بھٹکتی جیسے، مورے آنچل میں
کرن چونچال

گلی میں کھڑی کھیلے بلائیں دھرتی لے، پون لے جھک کے
چنریا سنبھال
کوئل سی بولے، پتنگ سی ڈولے، پون سنگ ہولے
اڑاتی بال

چٹک کر بولے، ہنٹوں پر رولے، چلتر بھولے
مورنی چال
ہمیں ہی چھلے چھوری، چھڑائے جوراجوری، کلائی گوری گوری
جھٹک کر بال

جھانک چھپ جائے، تنک پاس آئے، کھڑی اٹھلائے
لچکتی ڈال
پیچھے سے جو میں آلوں، چوری سے لپٹالوں، ہتیلی کا مزالوں
چوم کر گال

گلاب سی سانسیں، کتاب سی آنکھیں، جواب سی کایا
جنم سے سوال
بسے رہے مورا آنگن، ہنسے رہے مورا بچپن، دکھائیں جیسے درپن
گزرتے سال
جنم کی پوجا، یہ تلسی پودا، اتار رہی میا
آرتی تھال

◆◆◆

بڑھتی نار

تجھ سے لپٹ کر اے مری جان
ڈر سے سوکھ گئے مرے آنسو
سہم گئی میری مسکان
تجھ سے لپٹ کر۔۔۔۔۔۔۔

میری دو بانہوں میں سمائی ساگر کی بھرپور اٹھان
سارے موسم کھل کھل ہنستے ترے لہو میں گونج رہے ہیں
ترے بدن میں اگن ہوا اور پانی مل کر جھوم رہے ہیں
اجیالے ماتھے پر اگتا پہلی سوچ کا سچا سورج
بڑھی نار
تو اس دھرتی پر جیون کا سب سے اونچا مان
یہ تیرے بے خوف چمکیلے نین' اندھیروں سے انجان
ڈر سے سوکھ گئے مرے آنسو
سہم گئی میری مسکان

دیکھو دیکھو' آنے والے پل میں کیا ہونے والا ہے
چاراور سے سرک رہے ہیں کالے' بوجھل' اندھے سائے
کیا ایسا ممکن ہے۔۔۔۔۔۔۔
ایسا ہو سکتا ہے؟
لہریں بھرتے ساگر کو کوئی پتھرا دے
چمکیلے تن کی گیلی لکڑی میں چتا اگن بھڑکا دے

سورج پر کالک مل دے
نرمل کرنوں کا گلا دبا دے!

ایسا ہی ہوتا آیا ہے
ہو سکتا ہے!
نہیں نہیں او دھرتی کی دھی
اپنی شکتی آپ سنبھال
ان بوڑھی کبڑی صدیوں کو ناچ دکھا دے
تانڈو ناچ
اس گندے ناپاک 'بس بھرے نیلے لہو کو بہہ جانے دے
جس نے جیون بانجھ کیا ہے
سوچ کا سب رس چوس لیا ہے
چھل جانے دے اپنا تن بھی
تیرے نئے جوان لہو کی لالی جہاں جہاں بکھرے گی
دھرتی رس سے بھر جائے گی
تب پھوٹے گی پہلی کونپل
پیار کی کونپل!
سکھ کا راجہ تجھ سے لپٹ کر تیرے ہونٹ کا بوسہ لے گا
سب تن شیتل ہو جائے گا' جہاں جہاں وہ ہاتھ دھرے گا

◆◆◆

سندھ

کالی گاڑھی دلدل چپ ہے
سناٹا چھوں اور
چپ کا گہرا بھید
چپ کا اور نہ چھور

دائیں بائیں منڈراتی ہے
گدھ کی خونی چونچ
گدھ کی آنکھیں لال
اوپر اڑے جہاز

گاڑھی دلدل پھڑک رہی ہے
جیسے بچی کوکھ
کوکھ سے اکتا ماس
سانت کے جنمے سندھی گھبرو تیرا مکھڑا لال
کالی آنکھیں کھول
سناٹا ہی سناٹا ہے منہ سے کچھ مت بول
باقی ہیں دو ہاتھ
جنموں کی دلدل کی کشتی جن میں دوڑ رہی ہے

جو لوہے سے تیرا توڑا رشتہ جوڑ رہی ہے

گدھ کیا جانے سناٹے نے جنا کوئی انسان

اب جو تری مٹھی میں جکڑے سو ہر پل بلوان

ساتھ سے کولے

کل تیرا ہی ہے

جاپ

آ' مرے اندر آ

پوتر مہران کے پانی

ٹھنڈے میٹھے مٹیالے پانی

مٹیالے' جیون رنگ جل

دھودے سارا کرودھ کپٹ

شہروں کی وشاؤں کا سب چھل

یوں سینچ مجھے' کردے میری مٹی جل تھل

ترے تلھ کی کالی' چکنی مٹی سے

ماتھے پر تلک لگاؤں

ہاتھ جوڑ ڈنڈوت کروں

او من کے بھید سے گہرے

ہولے ہولے سانس کھینچتے

اوم سمان امر

او مہان ساگر

میں اتری تیرے ٹھنڈے جل میں کمر کمر

تیرے ٹھنڈے' میٹھے' مہربان پانی سے منہ دھولوں

اور دھولوں آنسو

کھارے آنسو

تیرے میٹھے پانی سے دھولوں

او مہان ٹھیالے ساگر' آ
سن مری کتھا
میں بڑی ابھاگن' بھاگ مرا
بے درد ہاتھ میں رہا سدا
ٹوٹا مرا مٹی سے ناتا
کیسے ٹوٹا!
اک آندھی بڑی بھیانک' لال چڑیل
مجھے لے اڑی
اٹھا کر پٹکا اس نے کہاں سے کہاں!

تیرے چرنوں میں سیس جھکاتی ایک اکیلی جان
مرے ساتھ مرا کوئی میت نہیں
کوئی رنگ روپ' کوئی پریت نہیں
مری ان گڑھ' پھیکی' مرجھاتی بولی میں کوئی سنگیت نہیں
مری پیڑھیوں کے بیتے جگ میرے ساتھ نہیں
بس اک نردوئی دھرم ہے
جس کا بھرم نہیں

وہ دھرم' جو کہتا ہے مٹی مری بیرن ہے
جو مجھے سکھاتا ہے ساگر مرا دشمن ہے
ہاں' دور کہیں

آکاش کی اونچائی سے پرے

رہتا ہے خدا

اتنا رو کھا!

مٹی سے جوڑ نہیں جس کا

سب ناتے پریت اور بیر کے اس کی کارن میں کیسے جوڑوں

میں مٹی مرا جنم مٹی

میں مٹی کو کیسے چھوڑوں

او میا لے بلوان مہا ساگر

میں اکھڑی دھرتی سے

بھگوان! مرا رس سوکھ گیا

پھر بھی سنتی ہوں اپنے لہو میں بیتے سمے کی نرم دھمک

وہ سمے جو میرے جنم سے پہلے بیت گیا

مرے کانوں میں

اک شور ہے جھر جھر بہتے ندی نالوں کا

اور کوئی مہک بڑی بے کل ہے

جو گونج بنی مری چھاتی سے ٹکراتی ہے

او مہان ساگر

جیون رس دے

اپنے تلھ میں جل پودا بن کر جڑ لینے دے

سدا جیئے

او مہان ساگر سندھو

تو سدا جیئے

اور جئیں ترے پانی میں پھسلتی مچھلیاں

شانت، سکھی، یونہی

ترے پانی میں ناؤ کھیتے

ترے بالک، سدا جئیں

او پالن ہار ہمارے

دھرتی کے رکھوالے

ان داتا

تری دھرتی

نرم، ریتلی، مہربان سندھ کی دھرتی

سدا جیئے